قارُون کو نصیحت

01-February-24

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

1 فروری، 2024ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

قارُون کو نصیحت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... قارُون کو 5 نصیحتیں

✿... ایک مغرور کا عبرتناک انجام

✿... بادشاہوں کے عبرتناک جملے

✿... ہم مال کے مالِک نہیں، وکیل ہیں

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے (1): وہ شخص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی دُور کرے (2): میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3): مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھنے والا۔[1]

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے | ہو اِلٰہی مرا شعار درود[2]

وضاحت: یا اللہ پاک! ایسی توفیق عطا فرما کہ بیٹھتے، اُٹھتے، سوتے، جاگتے بَس ہر وقت درودِ پاک پڑھتے رہنے کی عادت بن جائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

---

1 ...البدور السافرۃ، صفحہ: 169-170، حدیث: 364۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 124۔

3 ...بخاری، کِتَابُ بَدْءُ الْوَحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قارُون کا عبرتناک واقعہ

پیارے اسلامی بھائیو! قارُون اللہ پاک کے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا چچا زاد بھائی تھا ❁ بہت خوبصُورت بھی تھا ❁ آسمانی کتاب تورات شریف کا بہت اچھا قارِی بھی تھا ❁ پھر اسے مال عطا کیا گیا۔ ❁ **روایات کے مطابق** جب قارُون سُوار ہو کر نکلتا تو کئی خچروں پر اس کے خزانے کی صِرْف چابیاں لادِی جاتی تھیں۔ اتنا مال ملنے کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ یہ اللہ پاک کے حُضُور سر جھکاتا، اس کا شکر ادا کرتا مگر یہ بدبخت، بدباطِن نکلا، اس نے سرکشی کی راہ اپنائی اور مُنَافِق ہو گیا۔ (1)

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: قارُون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے حسد کیا کرتا تھا، چنانچہ اس بدبخت نے چند لوگوں کے ساتھ اپنی ایک الگ جماعت بنالی، اس نے ایک عالیشان گھر بنایا، اس پر سونے کا دروازہ لگایا، دِیواروں پر بھی سونے کا کام کروایا۔ بنی اسرائیل کے لوگ صبح و شام اس کے پاس آتے، کھانے کھاتے، گپیں لگاتے اور قارُون کو ہنسایا کرتے تھے۔ قارُون کی ان سب خَباثتوں کے باوُجود حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس کے ساتھ حُسْنِ اخلاق سے پیش آتے رہے مگر یہ ہر وقت آپ کو تکلیف دیتا، اس کی سرکشی اور تکبّر دِن بہ

1 ...حاشیہ صاوی مع جلالین، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:76 تا 81، جلد:2، صفحہ:300و303 ملتقطاً۔

دِن بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ آخِر جب زکوٰۃ کا حکم نازِل ہوا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارُون کو بھی زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تو مال کے لالچ میں آکر اس بدبخت نے بے حیائی کی انتہا ہی کر ڈالی۔ اس نے ایک عورت کو رقم کی لالچ دِی اور اس بات پر راضِی کر لیا کہ وہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر بدکاری کا الزام لگا دے۔ وہ عورت مال کے لالچ میں آکر اس بڑے گُناہ کیلئے راضی ہوگئی لیکن بنی اسرائیل کے مجمع میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ایسا گندا الزام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر لگانے کی اُسے جرات نہ ہوئی اور اُس نے خوفِ خُدا کے سبب سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔

قارُون کی اتنی گھٹیا شرارت دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بہت ہی دُکھ ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سر سجدے میں رکھا اور عرض کیا: **اے اللہ پاک! اگر میں تیرا سچّا رسول ہوں تو قارُون پر غضب نازِل فرما دے۔** حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ دُعا قبول ہوئی اور حکم ہوا: اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! زمین کو آپ کی بات ماننے کا حکم دے دیا گیا ہے، آپ اسے جو چاہیں حکم دیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے قارُون، اُس کے ساتھیوں اور سارے خزانوں کو اپنے اندر دھنسا لیا۔(1)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب
عاشقِ مُصطفٰے بنا یارب

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی
پار نَیّا مِری لگا یارب

نفس و شیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب

حرصِ دنیا نکال دے دل سے
بس رہوں طالبِ رضا یارب(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...حاشیہ صاوی مع جلالین، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:76تا81، جلد:2، صفحہ:300تا303ملتقطاً۔
(2)...وسائلِ بخشش، صفحہ:79، 81ملتقطاً۔

قارُون کو پانچ نصیحتیں

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں چند مقامات پر عبرت کے لئے قارُون کا ذِکر کیا گیا ہے۔ پارہ:20، سورۂ قَصَص، آیت نمبر 76 اور 77 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَیْهِمْ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ (۷۶) وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ (۷۷)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا پھر اس نے قوم پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں (اُٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا: اِترا وٴ نہیں، بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ 5 نصیحتیں ہیں جو بنی اسرائیل کے نیک مسلمانوں نے قارُون کو کیں، اگر قارُون اُن نصیحت کو مان لیتا، ان پر عمل کرتا تو بُرے انجام سے بچ سکتا تھا مگر یہ بدبخت تھا، اس کے دِل پر سیاہی چڑھی ہوئی تھی، اس بدانجام نے نیک مسلمانوں کی ان نصیحتوں کو سنجیدہ نہ لیا، ان پیاری پیاری نصیحتوں کو ایک کان سے سُنا اور دُوسرے سے نکال دیا۔ پِھر نتیجہ کیا ہوا؟ یہ بدبخت اپنی سرکشی میں بڑھتا گیا، بڑھتا گیا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی

گستاخی کرکے زمین میں دھنسا دیا گیا اور رہتی دُنیا تک کے لئے نشانِ عبرت بن گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان 5 نصیحتوں میں ہم سب کے لئے اور بالخصوص مالداروں کے لئے بہت کچھ سبق ہے۔ **ان پانچ نصیحتوں کی کچھ وضاحت سنتے ہیں:**

(1): قارُون کو پہلی نصیحت

نیک مسلمانوں نے نصیحت کرتے ہوئے قارُون سے کہا:

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ (پارہ:20، اَلْقَصَص:76)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرفان: اِترا وٴ نہیں ، بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یعنی اے قارُون...!! اللہ پاک نے تمہیں مال دیا ہے تو اس مال پر فخر و تکبّر کرنے، شیخی مارنے سے باز رہ، بے شک اللہ پاک تکبّر میں آکر شیخی مارنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(1)

خوشی کی دو اقسام ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس مقام پر ایک بات ذِہن میں بٹھا لیجئے! کوئی نعمت ملنے پر ہمیں جو خوشی ہوتی ہے، وہ خوشی دو طرح کی ہے (1): ایک ہے شیخی کی خوشی یعنی اِترانا، یہ حرام ہے۔ (2): اور دوسری ہوتی ہے شکرانے کی خوشی (مثلاً نعمت ملی ❁ دِل پسیج گیا ❁ دِل میں شکر کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں ❁ رہ رہ کر خیال آرہا ہے: آہ! میں تو نکما ہوں ❁ میرے رَبّ نے مجھ پر کیسا کرم کیا ❁ مجھے ایسی نعمتوں سے نواز دیا ❁ اب بندہ خوش ہو رہا ہے ❁ خُوشی میں مال بانٹ رہا ہے ❁ دُکھیاروں کے دُکھ بانٹ رہا ہے ❁ رَبّ کی راہ میں خرچ کر رہا ہے ❁ دینی محافِل سجا رہا ہے ❁ نیک کام کر رہا ہے ❁ بہر حال اس کے دِل میں شکر کے جذبات ہیں اور وہ نعمت ملنے پر اس جذبۂ شکر میں خوش

1... تفسیرِ جلالین، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:76، صفحہ:333 بتصرف۔

ہورہاہے)یہ جوخوشی ہے،یہ عِبَادت ہے۔اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ | تَرجَمہ کَنزُالعِرفان:تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے۔ (پارہ:11،یُونُس:58)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ کے لئے یہ بات اپنے دِل میں بٹھا لیں، اپنی یہ عادَت بنالیں کہ چھوٹی سے چھوٹی نعمت ملے یابڑے سے بڑا انعام ہو جائے ❁ کبھی بھی نعمت ملنے پر اِترانہ جائیں ❁ فخر نہ کریں ❁ شیخی نہ ماریں بلکہ ❁ شکر کے جذبات میں مَغلوب ہو کر اپنا سَر رَبّ کے حُضُور جھکا دیں ❁ اس کا شکر ادا کریں اور شکر کے جذبات کے ساتھ ہی خوشی منائیں۔ **دیکھئے!** قارُون کو مال مِلا، یہ اللہ پاک کا انعام تھا مگر یہ بدبخت ❁ اِترا گیا ❁ بطورِ فخر ❁ بطورِ تکبّر خوش ہوا ❁ اس نے شیخی مارِی، پِھر اس کا کیا نتیجہ نکلا، یہ **بدبخت اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔**

ایک مغرور کا عبرتناک انجام

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں ایک عِبرتناک واقعہ بیان ہوا ہے۔ میں تَفَاسیر کی روشنی میں مختصر طَور پر یہ واقعہ عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ واقعہ یوں ہے کہ 2 شخص تھے، ایک کافِر تھا اور دوسرا مسلمان تھا۔ جو کافِر تھا، وہ بہت مالدار تھا، اس کے پاس کھجوروں کے 2باغ تھے، ان میں انگوروں کی بیلیں بھی تھیں اور زمین پر اس نے کھیتی بھی اُگا رکھی تھی۔ یعنی 2باغ تھے اور دونوں باغوں میں 3 قسم کی پیداوار تھی: (1): ان میں کھجوریں بھی تھیں (2): انگور بھی تھے (3): اور کھیتی (مثلاً گندم وغیرہ) بھی تھی۔ اس پر ایک اور نعمت کہ ان باغوں کے بیچ سے نہر بھی گزرتی تھی، یعنی اس کا خرچ نہ ہونے کے برابر تھا، پانی بھی خریدنا نہیں پڑتا تھا اور پیداوار 3 قسم کی تھی، پِھر پانی پُورا پُورا ملنے کے سبب دونوں باغ تر و تازہ

بھی تھے، لہٰذا کھجوریں بھی خُوب کثرت سے لگیں، اَنگور بھی وَافر مِقدار میں ہوئے اور کھیتی بھی خوب پھلی پُھولی، پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کافِر کو اور بھی بہت سارا مال و دولت دِیا گیا تھا۔ اس کے پاس سونا بھی تھا، چاندی بھی تھی اور بھی بہت سارا مال تھا۔

اب اتنا مال ہونے کے سبب وہ اِترا گیا، فخر و تکبّر میں مبتلا ہو گیا اور دوسرا شخص جو مسلمان تھا اور غریب بھی تھا، یہ مالدار شخص اِتراتے ہوئے اس مسلمان کو کہنے لگا:

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ۟ (پارہ:15، اَلْکَہْف:34)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے زیادہ طاقتور ہوں۔

یعنی ❁ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں ❁ میرے پاس طاقت بھی زیادہ ہے ❁ میرا قبیلہ ❁ اور خاندان بھی بڑا ہے ❁ اور میرے نوکر چاکر بھی بہت زیادہ ہیں۔

اب یہ شیخی مارنے والا بڑی خوشی خوشی اپنے باغ میں داخِل ہوا اور تکبُّر سے بولا:

مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۟ (پارہ:15، اَلْکَہْف:35)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہو گا۔

وہ جو مسلمان تھا، اگرچہ غریب تھا مگر ایمان کی لازوال دولت رکھتا تھا، اس نے اس مالدار شیخی خورے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۟ لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۟ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۟ فَعَسٰى	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے بالکل صحیح مرد بنا دیا۔ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا۔ اور ایسا کیوں نہ

رَبِّیۡۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِکَ وَ یُرۡسِلَ عَلَیۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِیۡدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ (پارہ:15، اَلْکَھْف:37 تا 41)	ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔ اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے۔ تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرما دے اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں گرا دے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔ یا اس باغ کا پانی زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے۔

یعنی اے شیخی خورے! تُو ایسا کیوں کرتا ہے...؟ کیا تُو اُس قدرتوں والے رَبّ کا انکار کرتا ہے ❁ جس نے مٹی سے نُطفہ بنایا ❁ پھر اس نُطفے سے تمہیں صحیح سلامت درست اعضا والا انسان بنا دیا۔ کتنا اچھا ہوتا کہ جب تُو باغ میں داخِل ہوا تو اللہ پاک کی نعمتوں کا اِقْرار کرتا، ان نعمتوں کو اپنی فضیلت نہیں بلکہ اللہ پاک کا انعام جانتا اور اس کا شکر کرتے ہوئے کہتا: مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اگر تم ایسا کرتے تو تمہارے حق میں بہتر ہوتا۔ مگر تم شیخی مارتے ہوئے مجھے غریب اور نادار سمجھ رہے ہو کیا یہ ممکن نہیں کہ اس باغ پر آسمانی بجلی گرے اور سب کچھ نیست و نابُود (یعنی تباہ و برباد) ہو جائے اور مجھے تمہارے اس باغ سے بھی بہتر باغ عطا کر دیا جائے۔

یعنی اللہ پاک نے تجھے مال عطا کیا، مجھے غریب رکھا، یہ اس کی تقسیم ہے، اس کی عِنایت ہے، وہ جسے چاہے، جیسے چاہے رکھے، اس میں اِترانے کی کیا بات ہے، یہ بھی تو

ممکن ہے کہ تُو کَنگال ہو جائے اور مجھے مال عطا کر دیا جائے، کیا پھر یہ درست ہو گا کہ میں اِتراؤں...؟ نہیں...!! ہر گز نہیں، اِترانے والے اس رَبِّ کریم کو ہر گز پسند نہیں آتے، **لہٰذا اِتراؤ نہیں بلکہ اللہ پاک کا شکر ادا کرو...!!**

مگر اس غیر مسلم مالدار پر دولت کا نشہ چڑھا ہوا تھا، وہ غرور و تکبُّر اور فخر و شیخی میں مبتلا تھا، پھر اس کے فخر و تکبُّر کا نتیجہ کیا ہوا...!! اللہ پاک کا عذاب آ گیا، اس کے لہلہاتے، گھنے باغ سب تباہ ہو گئے، اس کے دیگر مال و اَسْباب پر بھی عَذاب برسا، اس کا سب کچھ برباد ہو گیا، اب وہ ہاتھ مَلتا اور رہ رہ کر غریب مسلمان کی نصیحت یاد کرتا ہوا کہہ رہا تھا:

یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ (پارہ:15، اَلْکَہْف:42)	تَرجمۂ کَنْزُالعِرفان: اے کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

کاش! میں نے اپنے رَبّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا...!! کاش! میں نے اس مسلمان کی نصیحت مان لی ہوتی...!![1] مگر

اب کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ (پارہ:15، اَلْکَہْف:43، 44)	تَرجمۂ کَنْزُالعِرفان: اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا۔ یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت خوبصورت بات ہے، قرآنِ کریم کا یہ جملہ اپنے دِل پر

[1]...رُوحُ المَعَانِی، پارہ:15، سورۂ کہف، زیرِ آیت:32 تا 42، جلد:8، صفحہ:344 تا 356 خلاصۃً۔

نقش کر لینا چاہئے:

اَلْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقِّ ؕ | تمام اختیار سچّے اللہ کا ہے۔

ہم کس بات پر شیخی ماریں؟ کیسے فخر کریں؟ کس بات پر تکبُّر کریں؟ ہمارا ہے کیا؟

اَلْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقِّ ؕ | تمام اختیار سچّے اللہ کا ہے۔

جے چاہوَیں تے راہ جاندے نُوں تخت عطا فرماوَیں
جے چاہوَیں تے شاہاں کولوں در در خیر منگاوَیں

وضاحت: اے اللہ پاک! تُو بے نیاز ہے، تُو چاہے تو غریبوں فقیروں کو تخت عطا فرما دے اور تُو چاہے تو بادشاہوں کو فقیر بنا دے۔

❁ اس لئے کبھی بھی فخر نہ کریں ❁ تکبُّر نہ کریں ❁ شیخی نہ ماریں ❁ اللہ پاک نے مال عطا کیا ہے تو یہ اس کی عطا ہے ❁ اس نے کسی کو غریب رکھا ہے تو یہ اس کی تقسیم ہے۔ بس سَر جھکا کر ہی رکھیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرما دیتا ہے۔ (1)

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مِل کر گُلِ گلزار بنتا ہے

اللہ پاک ہمیں ❁ مال و دولت ❁ اچھی آواز ❁ اچھے اَخلاق ❁ عقل مندی اور دیگر نعمتوں کے معاملے میں فخر و تکبُّر اور شیخی میں مبتلا ہونے سے محفوظ فرمائے اور ہمیشہ خُود پسندی سے بچنے اور عاجزی اختیار کئے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی! | بُری عادتیں بھی چھڑا یا الٰہی!

---

1 ... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:382، حدیث:4894۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا	بچا یا الٰہی! بچا یا الٰہی!
نہ دے جاہ و حَشمت نہ دولت کی کثرت	گدائے مدینہ بنا یا الٰہی![1]

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): قارُون کو دوسری نصیحت

اے عاشقانِ رسول! بنی اسرائیل کے نیک مسلمانوں نے قارُون کو دوسری نصیحت کرتے ہوئے کہا:

وَ ابۡتَغِ فِیۡمَاۤ اٰتٰىکَ اللّٰہُ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ (پارہ:20، اَلْقَصَص:76)	تَرجَمہ کَنْزُالعِرفان: اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر۔

یہ بھی بہت خوبصُورت نصیحت ہے، اللہ پاک نے جو کچھ عطا کیا ہے ❁ مال ہے ❁ دولت ہے ❁ اچھی آواز ہے ❁ اچھی صحت ہے ❁ جوانی ہے ❁ سانسیں ہیں ❁ جو کچھ بھی رَبّ کا دِیا ہے، اس سے دُنیا نہیں آخرت طلب کیجئے!

آخرت کے چاہنے والے بنو...!!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: لوگو! آخرت آرہی ہے، دُنیا جارہی ہے۔ اِن میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ **تم آخرت کے چاہنے والے بنو! دُنیا کے چاہنے والے مت بننا...!!**[2]

اس لئے آخرت کے طلب گار بنیں، دُنیا جارہی ہے...!! اگر ❁ ہم اپنی جوانی دُنیا پر

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:100، 101 ملتقطاً۔

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الامل وطولہ، صفحہ:1581۔

خرچ کریں تو دُنیا بھی ختم، جوانی بھی ختم ❁ ہم اپنی طاقت دُنیا پر خرچ کریں، دُنیا بھی ختم، طاقت بھی ختم ❁ ہم اپنا مال دُنیا بنانے میں خرچ کر دیں تو دُنیا بھی ختم، مال بھی ختم...!! اور اگر ہم ❁ اپنی جوانی ❁ اپنی طاقت ❁ اپنی ذہانت ❁ اپنی سوچ ❁ اپنی صلاحیتیں ❁ اپنا مال دُنیا کے لئے نہیں بلکہ آخرت کے لئے خرچ کریں تو یہ ❁ جوانی ❁ طاقت ❁ مال و دولت وغیرہ اگرچہ ختم ہو جائیں گی مگر آخرت باقی رہے گی۔ اس لئے عقل مند وہ ہے جو دُنیا کا نہیں بلکہ آخرت کا طلب گار بنتا ہے۔

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو آگے بھیجا ہو گا

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کسی سَفَر کے لئے روانہ ہوئے۔(پہلے دَور میں اُونٹ اور گھوڑوں وغیرہ پر سَفَر ہوتا تھا اور خادِموں کے ذریعے خیمے اور ضرورت کا سامان پہلے سے مَنْزِل پر پہنچا دیا جاتا تھا تاکہ وہاں پہنچنے تک خیمے تیار ہوں)، چنانچہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک اور دیگر لوگوں نے اپنے خیمے آگے بھجوا دیئے مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنا سامان اور خیمہ پہلے سے آگے نہ بھجوایا۔ جب مَنْزِل پر پہنچے تو ہر شخص اپنے خیمے میں چلا گیا لیکن حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کہیں نَظَر نہیں آ رہے تھے، خلیفہ نے خادِموں سے کہا: جاؤ! اُنہیں تلاش کرو...!! تلاش کیا گیا تو آپ اس حال میں ملے کہ ایک دَرَخت کے نیچے بیٹھے زار و قطار رو رہے ہیں۔ خلیفہ کو اِطلاع دی گئی، اس نے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو بُلا کر پوچھا: اے اَبُو حَفْص (عمر بن عبد العزیز)! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے **فِکْرِ آخرت** میں ڈُوبا ہوا، سبق آموز جواب دیا، فرمایا: مجھے قِیامت کا دِن یاد آ گیا۔ **دیکھئے!** (آپ سب نے خیمے پہلے سے بھیجے تھے، آپ آتے ہی اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے مگر) **میں نے گھر سے کوئی چیز آگے نہیں**

بھیجی تھی، اس لئے مجھے یہاں کچھ نہیں ملا، قیامت میں بھی یہی حال ہو گا، جس نے جو کچھ آگے بھیجا ہو گا، اسے وہی کچھ ملے گا۔[1]

ہائے حُسنِ عمل نہیں پلّے	حَشْر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
گرمیٔ حَشْر، پیاس کی شِدَّت	جامِ کوثَر مجھے پِلا یارَبّ!
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو	خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جَوار اُن کا	اپنے عطّار کو عطا یارَبّ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی عبرت کی بات ہے، اگر ہم اپنا سب کچھ دُنیا بنانے کے لئے ہی خرچ کرتے رہے، آخرت کے لئے کچھ بھی آگے نہ بھیجا تو دُنیا تو عنقریب ختم ہو جائے گی، ہم بھی فنا ہو جائیں گے، پھر آخرت میں ہمارا کچھ نہیں ہو گا، تب ہم کیا کریں گے؟ پھر بس حسرت سے یہی پُکاریں گے:

یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، اَلْفَجْر:24)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔

اس لئے ابھی وقت ہے، ہم ابھی زِندہ ہیں، ہم اس خوبصورت نصیحت کو قبول کر لیں:

وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ (پارہ:20، اَلْقَصَص:76)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرفان: اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر۔

کاش! ہم آخرت کے طلب گار بن جائیں، اللہ پاک نے ہمیں جو کچھ عطا فرمایا ہے،

---

1 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ:27 بتصرف قلیل۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:79 تا 81 ملتقطًا۔

اس کے ذریعے دُنیا نہیں بلکہ آخرت طلب کیا کریں۔

جنّتی محل کا سودا

حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ ہیں، ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے، دیکھا ایک عالی شان گھر تعمیر ہو رہا ہے اور ایک خوبصُورت نوجوان مستریوں، مَزۡدُوروں اور کام کرنے والوں کو بڑی تَوَجُّہ سے کام کے متعلق بتا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اس نوجوان کے قریب گئے اور سلام کیا، جب آپس میں تعارُف ہوا اور اس نوجوان کو پتا چلا کہ یہ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ ہیں تو اس نے آپ کی بہت عزّت کی، تعظیم سے پیش آیا۔ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے بڑے پیار سے پوچھا: آپ اس عالی شان مکان پر کتنی رقم خرچ کرنا چاہتے ہیں؟ نوجوان بولا: 1 لاکھ دِرۡہم (یعنی چاندی کے سکّے)۔ فرمایا: اگر یہ رقم آپ مجھے دیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسے عالی شان محل کی ضمانت لیتا ہوں، جو اس سے زیادہ خوبصُورت اور پائیدار ہے۔ اُس کی مِٹّی مشک اور زَعفران کی ہوگی، وہ کبھی نہیں گرے گا اور صرف محل ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ خادِم، خادِمائیں اور سُرخ یاقوت کے گنبد، نہایت شاندار اور حسین خیمے وغیرہ بھی ہوں گے اور اُس محل کو مستریوں نے نہیں بنایا بلکہ وہ صرف اللہ پاک کے کُنۡ (یعنی ہوجا) کہنے سے بنا ہے۔ نوجوان نے عرض کیا: مجھے اِس بارے میں ایک رات غور کرنے کا وقت دیجئے۔ حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے فرمایا: بَہُت بہتر۔

اِس گفتگو کے بعد یہ حضرات وہاں سے چلے آئے، حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کو رات میں بار بار اُس نوجوان کا خیال آتا رہا اور آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اُس کے حق میں دُعائے

خیر فرماتے رہے۔ صبح کے وقت پھر اُس جانب تشریف لے گئے تو نوجوان آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ نوجوان نے بڑے پُرجوش طریقے سے اِستقبال کیا اور بولا: کیا آپ کو کل کی بات یاد ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں! نوجوان فوراً 1 لاکھ درہم (یعنی چاندی کے سکوں) کی تھیلیاں آپ کے حوالے کیں اور کہا: یہ رہی میری پُونجی اور یہ حاضِر ہیں قلم، دوات اور کاغذ۔ حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر ایک جنّتی محل کی رسید لکھی، اس نوجوان کے حوالے کی اور 1 لاکھ دِرْہم لے کر شام سے پہلے پہلے ساری رقم غریبوں، مسکینوں میں تقسیم فرمادی۔

اس واقعہ کو 40 دِن ہی گزرے تھے کہ ایک دِن نمازِ فجر کے بعد حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مسجد کی محراب میں ایک کاغذ پڑا دیکھا، اُٹھایا تو یہ وہی رسید تھی جو آپ نے اس نوجوان کو لکھ کر دی تھی اور اس کی دوسری طرف یہ تحریر چمک رہی تھی: یہ اللہ پاک کی جانِب سے مالِک بن دینار کے لئے پروانہ ہے کہ تم نے جس محل کے لئے ہمارے نام سے ضمانت لی تھی وہ ہم نے اس نوجوان کو عطا فرمادیا بلکہ اس سے 70 گُنا زیادہ نوازا ہے۔ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ رسید لے کر جلدی سے اس نوجوان کے گھر پہنچے تو پتا چلا کہ وہ نوجوان کل ہی فوت ہوگیا ہے اور یہ رسید اس کی وصیت کے مطابق کفن کے اندر رکھی گئی تھی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اَوْلیائے کرام کی...!! اَوْلیائے کرام کے کہے کی کیا اہمیت ہے؟ ان کی اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسی عِزّت ہے، اس کا اندازہ اس **حدیث شریف سے لگائیے!** اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ

---

1 ...روض الریاحین، صفحہ: 58، 59۔

پاک کے بندوں میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ پاک پر کسی کام کی قسم اٹھالیں تو اللہ پاک ان کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔[1]

گُفْتَۂ اُوْ گفتۂ اَللّٰہ بَوَد
گرچہ از حُلْقُوْمِ عَبْدُ اللّٰہ بَوَد

مفہوم: وَلی کی کہی ہوئی بات حقیقت میں اللہ پاک ہی کا کہا ہوتا ہے۔

بہر حال! **پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک نے مال عطا فرمایا ہے، نعمتیں دِی ہیں، ان کے ذریعے دُنیا نہیں بلکہ آخرت کمائیں، اپنی آخرت ہی کی فِکْر کیا کریں۔ کیونکہ حقیقی نعمت وہی ہے جو آخرت کے آرام کا ذریعہ بن جائے۔

آدمی کا اَصْل مال

حدیثِ پاک میں ہے: آدمی کہتا ہے: میرا مال! میرا مال! **اے اِبْنِ آدم! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا، پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کرکے آگے بھیج دیا۔**[2]

کر زمیں کے نیچے بھی جانے کی فکر | کام جو کرنے ہیں کر لے آج بَس
اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل | روشنی قبر کا بھی سامان کر

باقی کیا بچا...؟

ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک میں بکری ذبح کی گئی اور اس کا سارا گوشت تقسیم کر دیا گیا مگر کندھے کا گوشت رکھ لیا گیا، اُمُّ

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ...الخ، صفحہ:1116، حدیث:4500۔
2 ...مُسلم، کِتَابُ الزُّہد، صفحہ:1133، حدیث:2958۔

المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، پوچھا: مَابَقِیَ مِنْهَا اے عائشہ! بکری کے گوشت میں کتنا باقی بچا؟ میں نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! سارا گوشت تقسیم کر دیا، بَس کندھے کا گوشت باقی ہے۔ پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا سارا بچ گیا ہے، کندھے کے گوشت کا ایک ٹکڑا (جو تقسیم نہیں ہوا) وہ نہیں بچ سکا۔[1] یعنی جو راہِ خدا میں صدقہ دے دیا گیا، وہ باقی اور لازوال ہو گیا اور جو اپنے کھانے کے لئے رکھا گیا وہ ہضم ہو کر فنا ہو جائے گا۔

ایک عربی شاعِر نے بڑی خوبصورت بات کہی:

اَنْتَ لِلْمَالِ اِذَا اَمْسَكْتَهٗ | فَاِذَا اَنْفَقْتَهٗ فَالْمَالُ لَكَ[2]

جب تک تم مال کو بچا کر رکھتے ہو تو تم مال کے ہوتے ہو، جب راہِ خدا میں خرچ کر دیتے ہو تو مال تمہارا ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تک مال ہمارے پاس ہے، مال ہمارا نہیں ہے، ہم مال کے ہیں، ہم مال کی حفاظت کرتے ہیں، ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے، جیب میں بھاری رقم ہو تو سڑک سے گزرتے ہوئے ڈر لگ رہا ہوتا ہے، وسوسے آرہے ہوتے ہیں کہ ابھی یہاں سے کوئی ڈاکو نہ آجائے یا کوئی جیب کترا جیب نہ کاٹ لے، گھر میں مال رکھا ہو تو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے، گرِل (Grill) لگوا دی جائے، مضبوط تالا ہو، تجوری بہترین ہو، سکیورٹی گارڈ کھڑے کر دیئے جائیں، گھر میں دولت رکھی ہے کہیں چور نہ آجائیں، مگر جب ہم مال خرچ کر دیتے ہیں، راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کر دیتے ہیں تو وہ مال ہمارا ہو جاتا ہے، اب اسے

1 ...ترمذی، کتاب: صفۃ القیامۃ، صفحہ: 586، حدیث: 2470 بتصرف قلیل۔

2 ...احیاء العلوم والدین، کتاب ذم البخل ... الخ، بیان فضیلۃ السخاء، جلد: 3، صفحہ: 305۔

کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ راہِ خُدا میں خُوب صدقہ کرنے اور مال و دولت کے ذریعے جنّت کمانے کی فِکر کیا کریں۔

ہاتھ کیسے شَل ہوا...؟

ایک مرتبہ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضِر ہوئی، اس کا ہاتھ شَل (یعنی ناکارہ) ہو چکا تھا۔ اس نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: میرے والد صاحِب بڑے سخی انسان تھے ✿زکوۃ دیتے ✿مہمان نوازی کرتے ✿مانگنے والوں کو عطا کیا کرتے ✿حتی کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ مگر میری ماں بہت کنجوس تھی، کسی نیک کام میں اپنا مال خرچ نہیں کرتی تھی۔

پہلے میرے والد کا انتقال ہوا۔ اس کے 2 ماہ بعد ہی میری ماں کا بھی انتقال ہو گیا۔ پچھلی رات میں نے خواب میں اپنے اَمّی اَبُّو کو دیکھا، اَبُّو جان پر 2 زرد رنگ کی چادریں تھیں اور ان کے سامنے سے نہر بہہ رہی تھی۔ میں نے عرض کی: اَبُّو جان! یہ کیا ہے؟ فرمایا: بیٹی! بندہ دنیا میں جو بھی نیکی کرے گا وہ اس کا انعام دیکھے گا۔ یہ جو کچھ تم دیکھ رہی ہو مجھے میرے رب نے عطا کیا ہے۔ میں نے پوچھا: ابّو جی! اَمّی کا کیا بنا؟ انہوں نے پوچھا: کیا وہ انتقال کر گئی؟ میں نے کہا: جی ہاں! اس پر اَبُّو جی بولے: ہائے افسوس! اس کو ہم سے دور کر دیا گیا۔ تم اپنی ماں کو بائیں طرف تلاش کرو! میں بائیں طرف چل پڑی، وہاں میں نے اَمّی کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں چربی کا چھوٹا سا ٹکڑا تھا اور جسم پر تہہ بند کے سوا اور کوئی کپڑا نہ تھا اور وہ ہائے غلطی! ہائے افسوس!

ہائے پیاس! کی آوازیں لگا رہی تھی۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی چربی کو اپنی ہتھیلی پر رگڑتی اور پھر اس کو چاٹ لیتی۔ ان کے سامنے ہی نہر بہہ رہی تھی۔ میں نے کہا: اَمّی جان! آپ پیاس پیاس کی آوازیں لگا رہی ہے جبکہ نہر تو آپ کے سامنے ہی موجود ہے۔ وہ بولیں: میں پانی پینے سے خُود نہیں رُکی (بلکہ مجھے اس سے روک دیا گیا ہے)۔ اب میں نے چاہا کہ میں بڑھ کر اَمّی جان کو پانی پِلا دُوں۔ چنانچہ جیسے ہی میں نے نہر سے چُلّو بھر کر اَمّی جان کو پِلایا تو ایک آواز آئی: **جس نے اس عورت کو پانی پلایا ہے اس کا ہاتھ شل ہو جائے۔ ہائے افسوس! جب میں صبح اٹھی تو میرا ہاتھ شل ہوا پڑا تھا اور میں اس سے کوئی کام نہیں کر پا رہی تھی۔**

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے واقعہ سُن کر اس خاتُون سے پوچھا: کیا تم اس کپڑے کے ٹکڑے کو پہچانتی ہے (جو تمہاری ماں نے باندھا ہوا تھا؟) عرض کیا: جی ہاں! یہ وہ کپڑا تھا جو میری ماں نے ایک مرتبہ کسی مانگنے والے کو دیا تھا اور وہ چربی (جو ان کے ہاتھ میں تھی اور اس کے ذریعے وہ اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہی تھیں، چربی کا وہ ٹکڑا) بھی انہوں نے ایک بار صدقہ کیا تھا۔

یہ سُن کر سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے کہا: اللہ اکبر! اللہ پاک نے سچ فرمایا:[1]

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞ (پارہ:30، اَلزِّلْزَال:7، 8)	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے صدقے کی برکت اور کنجوسی کا وبال...!! اللہ

---

1 ...رسائل ابن رجب حنبلی، جزء فیہ الکلام علی الحدیث یتبع المیت ثلاثۃ، صفحہ: 429۔

پاک نے مال دیا ہے، اسے اپنے تک محدُود مت رکھئے! خُوب صدقہ کیجئے! زکوٰۃ دینے، صدقۂ فطر کرنے، نفل صدقات دینے، غریبوں مسکینوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور بے سہاروں کا سہارا بننے کی کوشش فرمائیے!

صدقے کے فضائل

پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت: 245 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کیلئے اس قرض کو بہت گنا بڑھادے

حضرت عثمان نَہدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں، آپ کو کسی نے بتایا کہ حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بندۂ مومن کو ایک نیکی کے بدلے **10 لاکھ نیکیاں** ملیں گی۔ (یعنی اگر ایک روپیہ راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے تو ثواب میں یہ **10 لاکھ گُنا** ہوگا)۔ حضرت عثمان نَہدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینہ منورہ حاضِر ہوئے اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا، میں نے تو کہا تھا: **اللہ پاک بندۂ مومن کو ایک نیکی کے بدلے 20 لاکھ گُنا عطا فرماتا ہے۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی کیسی کرم نوازی ہے، مال بھی اس کا، دیا بھی اس نے، اگر ہم اسی کی راہ میں خرچ کریں مال بھی محفوظ، ثواب بھی ایسا کہ گنتی اور حساب میں نہ آسکے۔

صدقہ کرنے کے فضائل اور ثوابات

پیارے اسلامی بھائیو! صَدَقَہ و خیرات کرنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ

1 ...رُوحُ المَعانی، پارہ: 2، تحت الآیۃ: 245، جلد: 1، صفحہ: 757۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عَظِیم سنّت ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درِ جُود و سَخاوَت سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ ❀صَدَقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے[1] ❀صَدَقہ جہنّم کی آگ سے بچاتا ہے، حدیث پاک میں ہے: جو اللہ پاک کی رضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ صدقہ اس کے اور آگ کے درمیان آڑ بن جاتا ہے[2] ❀صَدَقہ اللہ پاک کے غَضَب کو بجھاتا اور بُری موت کو دَفْع (یعنی دُور) کرتا ہے[3] ❀فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: صَدَقہ دینے میں جلدی کرو کہ بلا صَدَقے کو نہیں پھلانگتی[4] ❀صَدَقہ کرنے والا قِیامَت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا[5] ❀صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے[6] ❀صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے[7] ❀مسلمان کا صَدَقہ اس کی عمر بڑھاتا ہے[8] ❀اللہ پاک صدقے کی برکت سے تکبر کو دور کر دیتا ہے[9] ❀صدَقہ 70 قسم کی بلاؤں کو روک دیتا ہے۔[10]

اللہ پاک ہمیں خوب صدقہ و خیرات کرنے، نیک نمازی بننے کی توفیق نصیب

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنہ، صفحہ:640، حدیث:3973۔
2 ... مُعجَمِ کبیر، جلد:10، صفحہ:409، حدیث:20584۔
3 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقہ، صفحہ:189، حدیث:664۔
4 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراھیہ...الخ، جلد:1، صفحہ:359، حدیث:1887۔
5 ... سنن کبری للبیہقی، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی...الخ، جلد:4، صفحہ:479، حدیث:7751۔
6 ... مُعجَمِ کبیر، جلد:3، صفحہ:148، حدیث:4276۔
7 ...شُعَبُ الْاِیمان، جلد:3، صفحہ:212، حدیث:3347۔
8 ... مُعجَمِ کبیر، جلد:6، صفحہ:440، حدیث:13508۔
9 ... مُعجَمِ کبیر، جلد:6، صفحہ:440، حدیث:13508۔
10 ...تاریخِ بغداد، جلد:8، صفحہ:204۔

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): قارُون کو تیسری نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کے نیک مسلمانوں نے قارُون کو تیسری نصیحت کرتے ہوئے کہا:

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا (پارہ:20، اَلْقَصَص:77)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ دُنیا سے اپنا حِصَّہ مت بھولو...!!اس سے کیا مُراد ہے؟ اس بارے میں ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: **اس سے مراد کفن ہے۔**[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! اس دُنیا سے ہمارا حِصَّہ صِرف کفن کی 2 چادریں ہیں ❁ ہم ساری زِندگی کماتے رہیں ❁ کارَیں بھی خرید لیں ❁ کوٹھیاں ❁ بنگلے بھی بنا لئے ❁ اربوں کھربوں روپے بھی جمع کر لئے ❁ ہزارہا میڈل بھی ہمارے پاس جمع ہیں ❁ دُنیا کی ہر طرح کی نعمت ہمارے پاس ہے مگر ہم اس دُنیا سے ساتھ کیا لے کر جائیں گے؟ صِرف کفن کی 2 چادریں اور بَس...!!ایک عربی شاعِر کہتا ہے:

نَصِیْبُكَ مِمَّا تَجْمَعُ الدَّهْرَ كُلَّهُ | رِدَاآنِ تُلْوٰی فِیْهِمَا وَ حَنُوْط[2]

ترجمہ: یعنی تم نے ساری زِندگی کمایا، جمع کیا، اس میں سے تمہارا حِصَّہ کیا ہے؟ کفن کی 2 چادریں، جن میں تمہیں لپیٹ دیا جائے گا اور مُردے کو لگائی جانے والی خوشبو!

---

1 ...شرح الصدور، صفحہ:23۔

2 ...التذکرۃ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، جز:1، صفحہ:10۔

صِرف یہی ہمارا حِصّہ ہے، اس کے مُتَعَلِّق فرمایا گیا کہ دُنیا سے اپنا حِصّہ مت بھولو! یعنی کفن کو یاد رکھو!

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی	جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی	یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں

بادشاہوں کے عبرتناک جملے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے ہم اس دُنیا میں جو کچھ بھی کرلیں، جتنا بھی کمالیں، جتنا بھی جمع کرلیں، آخر ہمارے پاس کیا بچے گا؟ کیا ساتھ لے کر دُنیا سے جائیں گے؟ **ایک کفن...!!**

جیتنے دُنیا سکندر تھا چلا
جب گیا دُنیا سے خالی ہاتھ تھا

❀ خلیفہ عبد الملک بن مروان بڑے کرّ و فرّ کا (یعنی شان و شوکت والا) بادشاہ تھا، جب اس کا آخری وقت آیا تو کسی نے پوچھا: اس وقت آپ خُود کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ عبد الملک بن مروان بولا: بالکل ویسا ہی محسوس کر رہا ہوں، جیسا قرآنِ کریم نے فرمایا کہ

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ (پارہ:7، الْاَنعام:94)	تَرجَمہ کَنْزُالعِرفان: اور بیشک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا

یہ آیت پڑھتے ہی اس کا دَم نکل گیا۔ ❀ خلیفہ ہارُونُ الرَّشید بھی بہت رُعب و

دبدبے والا بادشاہ تھا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنا کفن منگوایا اور اسے اُلٹ پلٹ کر کے بار بار دیکھنے لگا، پھر یہ آیت پڑھی:

مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿ۚ۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿ۚ۲۹﴾ (پارہ:29، اَلْحَاقَّۃ:28، 29)	تَرجمہ کَنْزُالْعِرْفان: میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

خلیفہ مُعْتَصِم بہت ظالِم اور سخت دِل بادشاہ تھا، جب اس کا آخری وقت آیا تو یہ اپنے بستر پر لیٹا تڑپتا تھا اور بار بار کہتا تھا: لَوْعَلِمْتُ اَنَّ عُمْرِی هٰکَذَا قَصِیْرٌ مَا فَعَلْتُ یعنی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو میں بادشاہی نہ کرتا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! یہ بادشاہوں کے عبرتناک جملے ہیں، وہ بادشاہ جنہوں نے زندگی عیش و عشرت میں گزاری، خزانوں کے اَنْبار اِن کے اِختیار میں رہے، خادِموں اور کنیزوں کی ان کے ہاں کوئی کمی نہیں تھی مگر جب دُنیا سے گئے تو کیا لے کر گئے...؟ صِرف ایک کفن...!! اور کچھ بھی نہیں۔ لہٰذا یہ مقامِ عبرت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ دُنیا بنانے کی فِکر چھوڑیں اور جو کچھ اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے، اس کے ذریعے آخرت کی طلب میں لگ جائیں۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار ۔۔۔ تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ! ۔۔۔ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے ۔۔۔ خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا ۔۔۔ کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا

---

1 ... احیاء العلوم والدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، باب فی کلام المحتضرین...الخ، جلد:4، صفحہ:582 بتغیر۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا	بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا	یاد رکھ نازک بدن پھٹ جائے گا
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): قارُون کو چوتھی نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کے نیک مسلمانوں نے قارُون کو چوتھی نصیحت کرتے ہوئے کہا:

وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ (پارہ:20، اَلْقَصَص:77)

تَرجَمهٔ کَنْزُالْعِرفان: اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا

یعنی جیسے اللہ پاک نے تجھ پر احسان فرمایا، ایسے ہی تُو بھی صدقہ و خیرات کرکے، نیک کاموں پر مال خرچ کرکے، غریبوں، مسکینوں کی دِل جُوئی کرکے، بُھوکوں کی بُھوک مٹا کر اُن پر احسان کیا کر...!![2]

ہم مال کے مالِک نہیں، وکیل ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی بڑی اَہَم نصیحت ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں مال عطا فرمایا، اب ہمیں چاہئے کہ ہم راہِ خُدا میں خرچ کرکے اس مال کا حق ادا کیا کریں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ ہم مال کے مالِک نہیں بلکہ وکیل ہیں۔ سرکار غوث اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1 ...احیاء العلوم والدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، باب فی کلام المحتضرین...الخ، جلد:4، صفحہ:582 بتغیر۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:711، 712 ملتقطاً۔

اَنۡتُمۡ وُکَلَاءُ عَلٰی ھٰذِہِ الۡاَمۡوَال تم اس مال کے وکیل ہو۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ!معلوم ہوا؛ یہ مال ہمارا نہیں، اللہ پاک کا ہے، ہم توبَس وکیل ہیں، یعنی ہمیں یہ مال دِیا گیا ہے اور ہم اس مال کو صِرْف وہیں خرچ کر سکتے ہیں، جہاں اللہ پاک حکم فرمائے گا ❁ حکم مِلا: زکوٰۃ ادا کرو! ہم زکوٰۃ ادا کر دیں گے ❁ حکم مِلا: فطرہ ادا کرو! ہم فطرہ ادا کر دیں گے ❁ حکم مِلا: غریبوں پر خرچ کرو! ہم غریبوں پر خرچ کر دیں گے ❁ حکم مِلا: اپنے اَہْل و عیال پر خرچ کرو! ہم اپنے اَہْل و عیال پر خرچ کریں گے۔ غرض کہ مال اللہ پاک کا ہے، وہ جہاں حکم فرمائے، ہم وہیں خرچ کریں گے۔ اس لئے اللہ پاک نے یہ مال ہمیں عطا فرما کر ہم پر احسان فرمایا، لہٰذا ہم پر بھی لازِم ہے کہ ہم اللہ پاک کے بندوں پر احسان کریں، ان کی کفالت کیا کریں۔

اللہ پاک کا پیارا بندہ

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عِیَال (اس کے بندے، اُس کے محتاج ہیں) ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔[2]

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا | درد مندوں سے ضعیفوں سے محبّت کرنا
میرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو | نیک جو راہ ہو، اسی راہ پر چلانا مجھ کو

اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …جَلَاءُ الخَاطِر، صفحہ: 111۔

2 …موسُوعہ ابنِ اَبی دُنیا، کتاب: قضاءُ الحوائج، جلد: 4، صفحہ: 159، حدیث: 24۔

(5): قارُون کو پانچویں نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کے نیک مسلمانوں نے قارُون کو پانچویں نصیحت کرتے ہوئے کہا:

وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ(۷۷) (پارہ:20،اَلْقَصَص:77)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ بھی ایک اَہَم نصیحت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے قارُون! اللہ پاک نے تجھے مال و دولت عطا فرمایا، رَبِّ کریم نے تمہیں ایسے اِنعامات سے نوازا تو اب گُناہ مت کر، ان نعمتوں کو اللہ پاک کی نافرمانی میں استعمال کر کے زمین میں فساد مت پھیلا...!!

مال و دولت کو گُناہ میں خرچنے کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ مال کو گُناہوں میں استعمال کرنا بڑی ہلاکت کا سبب ہے۔ بے شک مال ایک نعمت ہے اور اس نعمت سے متعلق بھی روزِ قیامت پوچھا جائے گا۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** آدمی روزِ قیامت اس وقت تک اپنے پاؤں نہ اُٹھا سکے گا جب تک ان 5 سوالوں کے جواب نہ دے لے **(1):** تم نے زندگی کیسے گزاری؟ **(2):** جوانی کس طرح گزاری؟ **(3):** مال کہاں سے کمایا؟ اور **(4):** کہاں کہاں خرچ کیا؟ **(5):** اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا؟[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ غور کا مقام ہے۔ آہ! آج کل بے حسی عام ہے، ہم مال حلال طریقے سے کما رہے ہیں یا حرام ذریعہ سے؟ اس بات کی فِکْر کم ہی لوگ کرتے ہیں۔ پھر وہ

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، صفحہ:574، حدیث:2416۔

مال خرچ کہاں ہو رہا ہے؟ اس کی فِکْر بھی بہت تھوڑے لوگوں کو ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں فِکْرِ آخرت نصیب فرمائے۔ اپنی آمدن اور خرچ کے متعلق بہت محتاط رہنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ مال ہمیں جہنّم میں لے جانے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں مال و دولت کی حرص سے بچنے، اللہ کریم نے جو مال عطا کیا ہے، اس کے ذریعے جنّت کمانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربّ! | عاشِقِ مُصطَفٰے بنا یاربّ!
آہ! طُغیانیاں گناہوں کی | پار نیّا مِری لگا یاربّ!
نفس و شیطان ہوگئے غالب | ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ!
حرصِ دنیا نکال دے دل سے | بس رہوں طالبِ رضا یاربّ!(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! خوف آخرت حاصل کرنے اور نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے **12 دینی کاموں** میں عملاً حِصّہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے **12 دینی کاموں** میں ایک دینی کام ہے: **فجر کے لئے جگانا۔** نمازِ فجر کے لئے جگانا آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کی ایک تعداد ہے جو اس سُنَّت پر عمل کے جذبے کے تحت لوگوں کو نماز فجر کے لئے جگانے کی ترکیب کرتی ہے۔ **آپ بھی اس دینی کام میں حصہ لیجئے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(1)…وسائلِ بخشش، صفحہ: 79، 81 ملتقطاً۔

بہت برکتیں ملیں گی ❁ دوسروں کو جگائیں گے تو خود بھی نمازِ فجر باجماعت پڑھنے کی سَعادت ملے گی ❁ صبح صبح نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب ملے گا ❁ آپ کے جگانے سے جتنے لوگ نماز پڑھیں گے، ان سب کی نمازوں کا ثواب انہیں بھی ملے گا اور اِنْ شَآءَاللّٰہ الْکَرِیْم! آپ کے اعمال نامے میں بھی لکھا جائے گا۔ ❁ صبح صبح پیدل چلنے کا موقع ملے گا تو صحت اچھی رہے گی ❁ ایک اَہَم فائدہ یہ کہ مسجد کی رونق بڑھ جائے گی، ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ہم نے سردیوں میں نمازِ فجر کے لئے جگانا شروع کیا تو اتنے نمازی بڑھے کہ صحنِ مسجد میں شامیانے لگانے پڑ گئے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ!

کوئی مشکل نہیں ہے، وقتِ جماعت سے 20، 25 منٹ پہلے اُٹھ جایئے! نمازِ فجر کے لئے تو جانا ہی ہے، صدا لگاتے چلے جایئے! مسجد بھی پہنچ جائیں گے اور اللہ پاک کے فضل سے نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ نِیّت کر لیجئے! اِنْ شَآءَاللّٰہ الْکَرِیْم! نمازِ فجر کے لئے جگایا کروں گا۔

آخری وقت کلمہ نصیب ہو گیا

دیپال پُور (ضلع اوکاڑہ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میرے چچا محمد رفیق عطاری دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے، لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ان کا معمول تھا، صبح جلدی اُٹھ کر دُور دُور تک جاتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کرتے تھے، اس عادَت کی بنا پر سارے دیپالپور میں مشہور تھے، ایک مرتبہ فیصل آباد سے واپس گھر آ رہے تھے، نمازِ عشاء کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر نماز ادا کی اور دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، گاڑی اپنی

رفتار سے جا رہی تھی، اچانک محمد رفیق عطاری نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور فرمایا: سب کلمہ پڑھو، سبھی نے کلمہ پڑھا، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک گاڑی کو زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی کھائی میں جا گری، سب لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر محمد رفیق عطاری کو شدید زخم آئے، سخت تکلیف کے باوُجود ان کی زبان پر کلمہ شریف جاری تھا اور ماشَآءَاللہ! قسمت دیکھئے! کلمہ پڑھتے پڑھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوگئے۔(1)

فضل و کرم جس پر بھی ہوا، لب پر مرتے دَم کلمہ | جاری ہوا، جنت میں گیا، لَااِلٰہ اِلَّااللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **مدنی قاعِدہ** (Madani Qaida)۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیو (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ اس ایپلی کیشن میں مدنی قاعدے کے تمام اسباق کی وِڈیو ریکاڈنگ بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کرلیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... حیرت انگیز حادثہ، ص25۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثْمد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❀ پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور ❀ سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں ❀ سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے ❀ سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: **(1):** کبھی دونوں آنکھوں میں 3، 3 سلائیاں **(2):** کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2 **(3):** تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2، 2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ **اے عاشقانِ رسول!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب: الکحل بالاثمد، صفحہ:566، حدیث:3497۔

شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگایئے پھر اُلٹی میں۔[1]

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے! | جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

مختلف سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16 اور امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سُنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو! جَہل زائِل کرو! | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک، 2 دُعائیں اور دو احادیث

(1) شبِ جمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ

---

[1] ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:38۔

سَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[(1)]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[(2)]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[(3)]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[(4)]

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ...التر غیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

﴿1﴾ شبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلِّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو عَطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی کے چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے والے! (گناہ کرنے سے) باز آجا۔[2]

﴿2﴾ جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھے اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[3]

---

1 ... تاریخ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔
2 ... کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الروایۃ عن امیر المؤمنین علی ... الخ، صفحہ: 92، حدیث: 3۔
3 ... معجم اوسط، جلد: 5، صفحہ: 392، حدیث: 7717۔